بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ المائدہ

(۱۵)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا، لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا. ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ: یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

ایمان والو، تم سے پہلے جنھیں کتاب دی گئی، اُن میں سے جن لوگوں نے تمھارے دین کو ہنسی اور کھیل بنالیا ہے، اُنھیں اور دوسرے منکروں کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔[۱۴۳] (تم دیکھتے نہیں ہو کہ) جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو تو وہ اُس کا مذاق اڑاتے اور اُسے کھیل بنا لیتے ہیں۔[۱۴۴] اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عقل سے کام نہیں لیتے۔[۱۴۵] اِن سے کہو، اے اہل کتاب، کیا اِسی بات کا غصہ

۱۴۳؎ یہ دین کے لیے مسلمانوں کی حمیت کو ابھارا ہے کہ جو لوگ تمھارے دین کا مذاق اڑاتے اور تمھارے دینی شعائر کو کھیل تماشا بناتے ہیں، وہ تمھارے دوست کس طرح ہو سکتے ہیں؟ انسان کی فطرت تو یہ ہے کہ وہ اپنی کسی چیز کی توہین برداشت نہیں کرتا۔ تم پر حیف ہے کہ اِسے برداشت کرتے ہو، بلکہ توہین کرنے والوں کو دوست بھی بناتے ہو۔

۱۴۴؎ یہ اُس چیز کا بیان ہے جسے وہ مذاق کا نشانہ بناتے تھے، یعنی اذان جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

وَمَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلُ وَاَنَّ اَکۡثَرَکُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۵۹﴾ قُلۡ: هَلۡ اُنَبِّئُکُمۡ
بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِکَ مَثُوۡبَةً عِنۡدَ اللّٰهِ، مَنۡ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَیۡهِ وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ
وَالۡخَنَازِیۡرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوۡتَ. اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ عَنۡ سَوَآءِ السَّبِیۡلِ ﴿۶۰﴾

ہم پر نکال رہے ہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اُس چیز پر ایمان لائے ہیں جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور اُس پر بھی جو اِس سے پہلے اتاری گئی، اور اِس کا کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں[۱۴۶]۔ اِن سے کہو، میں تمھیں اُن لوگوں کا پتا دوں جن کا انجام خدا کے ہاں اُس سے بھی بُرا ہے (جو تم ہمارے لیے سوچتے ہو)[۱۴۷]؟ یہ وہ ہیں کہ جن پر خدا نے لعنت کی، جن پر اُس کا غضب ہوا، جن کے اندر سے اُس نے بندر اور سؤر بنائے[۱۴۸] اور جنھوں نے شیطان کی پرستش کی ہے۔ یہ درجے میں بدتر اور صحیح راستے سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں[۱۴۹]۔ ۵۷-۶۰

کی منادی کے لیے ایک سنت کی حیثیت سے جاری فرمایا ہے۔ یہود کے اشرار بھونڈے طریقے سے اِس کی نقلیں اتارتے اور اِس پر ہنستے ہنساتے تھے۔

۱۴۵؎ اِس لیے کہ کوئی معقول شخص یہ پسند نہیں کرسکتا کہ کوئی گروہ خدا کی عبادت کے لیے بلائے اور وہ اُس کا مذاق اڑائے یا نیکی اور بھلائی کی کسی دعوت کے بارے میں ہنسی، ٹھٹھے اور مسخرے پن کا رویہ اختیار کرے۔

۱۴۶؎ یعنی اِس بات کا غصہ کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں اور نہیں چاہتے کہ کوئی دوسرا فرماں برداری کا رویہ اختیار کرے اور اِس کے نتیجے میں خدا کی خوشنودی حاصل کرلے۔

۱۴۷؎ یہ قرآن نے نہایت لطیف طریقے سے مذاق اڑانے والوں کے اپنے جرائم اُن کے سامنے رکھ دیے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے لیے بُرا انجام سوچ رہے ہیں، مگر اپنے کرتوتوں سے صرف نظر کیے ہوئے ہیں۔ اُنھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے نزدیک سب سے بُرا انجام اُن لوگوں کا ہے جو اِس طرح کے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں، نہ کہ اُن لوگوں کا جو اللہ کے تمام رسولوں اور اُس کی تمام کتابوں پر ایمان رکھتے اور اُن کے تقاضوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۱۴۸؎ اشارہ ہے اُس واقعے کی طرف جس میں یہود کی ایک بستی کے لوگوں نے سبت کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے کی کوشش کی، جس کے نتیجے میں پہلے اُن کی سیرت مسخ ہوئی، پھر اُن میں اور جانوروں میں ایک ظاہری فرق

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

وَاِذَا جَآءُ وْكُمْ قَالُوْٓا: اٰمَنَّا، وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ، وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ، لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ
الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ، لَبِئْسَ مَا كَانُوْا
يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾

یہ جب تمھارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائے ہوئے ہیں، دراں حالیکہ کفر لیے ہوئے آتے اور اُسی کے ساتھ واپس چلے جاتے ہیں اور (نہیں سمجھتے کہ) اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں[150]۔ تم دیکھتے ہو کہ اِن میں سے اکثر حق تلفی، ظلم و زیادتی اور حرام خوری کے لیے سرگرم عمل ہیں[151]۔ کیا ہی بُرا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔ اِن کے علما اور فقہا اِنھیں گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ کیا ہی بُرا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں[152]۔ ۶۱-۶۳

جو تھوڑا سا رہ گیا تھا، وہ بھی مٹ گیا۔ یہاں تک کہ خدا کی لعنت نے اُن کے ظاہر و باطن ہر چیز کا احاطہ کر لیا۔

۱۴۹؎ یہ دوسری بات پہلی بات کے لیے دلیل ہے۔ یعنی راستے سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں، اِس لیے آخرت میں اپنے انجام کے لحاظ سے بھی لازماً بدتر ٹھیریں گے۔

۱۵۰؎ یہ بھی یہود ہی کا ذکر ہے، لیکن یہ اُن کے وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتے تھے، مگر اپنے دل میں یہی سمجھتے تھے کہ وہ اگر آپ کو مان رہے ہیں تو امیوں کے لیے اللہ کا رسول مان رہے ہیں۔ رہے وہ تو اُن کے لیے اُن کے اپنے نبی اور اپنے صحیفے ہی کافی ہیں۔ وہ اس دائرے سے باہر کی کسی ہدایت کو ماننے کے مکلّف نہیں ہیں۔ قرآن نے صاف واضح کر دیا کہ یہ صریح کفر ہے۔ اِس طرح کا ایمان کسی درجے میں بھی قابل قبول نہیں ہے۔

۱۵۱؎ یہ قرآن نے اِن کے دعویٰ ایمان کی قلعی کھول دی ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

''...اِس سے یہ بات نکلتی ہے کہ ایمان کے ساتھ کسی ظلم و زیادتی کا صادر ہو جانا یا کسی حرام سے آلودہ ہو جانا تو بعید نہیں ہے، لیکن حرام خوری ہی کسی کا اوڑھنا بچھونا بن جائے اور اُس کی ہر وقت کی تگ و دو ظلم و زیادتی ہی کی راہ میں ہو تو

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ: يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ، غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا، بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ، يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ، وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا، وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، كُلَّمَآ

یہودی کہتے ہیں کہ خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں[۱۵۳] ــــ اِنھی کے ہاتھ بندھیں اور اِن کی اِس بات کی وجہ سے اِن پر لعنت ہو[۱۵۴] ــــ (ہرگز نہیں)، بلکہ اُس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے، عطا فرماتا ہے۔[۱۵۵] حقیقت یہ ہے کہ اِن میں سے بہتوں کی سرکشی اور اِن کے کفر کو وہ چیز بڑھا رہی ہے جو تم پر تمھارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔[۱۵۶] (اِن کا یہی رویہ ہے جس کے باعث) ہم نے قیامت تک کے لیے اِن کے درمیان دشمنی اور عداوت ڈال دی ہے۔[۱۵۷] یہ جب کبھی جنگ کی آگ

بہت ہی برا عمل ہے یہ جو ایمان کے دعوے کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اِس بات کو دوسرے مقام میں یوں بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر اِن کا ایمان اِنھی باتوں کا حکم دے رہا ہے تو بہت ہی بری باتوں کا حکم دے رہا ہے۔'' (تدبر قرآن ۲/ ۵۵۳)

۱۵۲؎ یعنی عام لوگ تو ایک طرف، اِن کے علما اور فقہا بھی ایمان و اخلاق کے لحاظ سے ایسے مردہ ہو چکے ہیں کہ اِن کو اِن جرائم سے نہیں روکتے۔ اِس کی وجہ اِس کے سوا کیا ہے کہ وہ خود بھی یہی کر رہے ہیں۔

۱۵۳؎ یعنی اِس بات کے لیے بندھے ہوئے ہیں کہ وہ ہمارے سوا کسی اور پر اپنا کلام نازل کرے اور اُسے نبوت اور کتاب عطا فرمائے۔

۱۵۴؎ یہ جملۂ معترضہ کے طور پر فوراً اُن پر لعنت کی ہے، اِس لیے کہ یہود کی یہ بات صرف احمقانہ نہیں، اِس کے ساتھ آخری درجے کی گستاخی بھی ہے۔ ایمان کا دعویٰ رکھنے والا کوئی شخص اِس طرح کی بات اپنے پروردگار کے بارے میں کہنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔

۱۵۵؎ یعنی اِن کا پابند نہیں ہے کہ فلاں کو نبوت دے اور فلاں کو نہ دے۔ وہ اپنے قانون اور اپنی حکمت کے مطابق جس پر چاہتا ہے، یہ عنایت فرماتا ہے۔

۱۵۶؎ اِس سے واضح ہے کہ 'يُنْفِقُ مَا يَشَآءُ' میں جس انفاق کا ذکر ہے، وہ یہی ہے۔ مدعا یہ ہے کہ یہ اِس بات کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ اللہ اِن کے علاوہ بھی کسی کو اپنی کتاب اور نبوت کے لیے خاص کر سکتا ہے۔ چنانچہ اُس نے یہ نعمت بنی اسمٰعیل کو دینے کا فیصلہ کیا ہے تو یہی چیز اِن کے کفر اور طغیان کو بڑھانے کا باعث بن گئی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ، وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا، وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ، مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيْرٌ

بھڑکاتے ہیں، اللہ اُسے بجھا دیتا ہے، (ورنہ یہ تو اِسی طرح بغاوت پھیلاتے) اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر اللہ اِن فساد برپا کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔۶۴

(اِس کے برخلاف) اگر یہ اہل کتاب (ہمارے پیغمبر پر) ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو (اِس کے صلے میں) ہم اِن کی برائیاں اِن سے دور کردیتے اور اِن کو نعمت کے باغوں میں پہنچاتے۔ اور اگر (اپنی اجتماعی حیثیت میں) تورات و انجیل پر اور اُس چیز پر قائم ہو جاتے جو اِن کے پروردگار کی طرف سے اِن پر اتاری گئی ہے[158] تو اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے رزق پاتے[159]۔ (اِس میں شبہ

---

[157] اِس سورہ کی آیت ۱۴ میں نصاریٰ سے متعلق بھی یہی فرمایا ہے۔ فرقہ بندی کا جنگ وجدال اِسی سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ صورت حال حق کے مقابلے میں سرکشی کا قدرتی نتیجہ ہے اور اِس جرم کی سزا بھی۔ اللہ تعالیٰ نے اِسی بنا پر اِس کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

[158] یعنی قرآن مجید۔ اِس سے واضح ہے کہ اِن کتابوں میں اِس سے سوا کوئی فرق نہیں ہے کہ بعد میں آنے والی کتاب قانون سے متعلق بعض چیزوں میں ترمیم و اضافہ کردیتی ہے۔ اپنی اصل کے لحاظ سے دین ایمان و اخلاق کی دعوت ہے۔ تورات و انجیل اور قرآن میں اصلاً یہی دعوت بیان ہوئی ہے اور مسلمان ہونے کے معنی ہی یہ ہیں کہ آدمی نے اللہ کی سب کتابوں اور سب پیغمبروں کو ماننے اور اُن کی تعلیمات پر قائم ہو جانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اہل کتاب کو یہ دعوت اِسی لحاظ سے دی گئی ہے۔

[159] بنی اسرائیل سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اگر حق پر قائم ہوں تو اللہ تعالیٰ اِسی دنیا میں اپنی برکتوں کے دروازے اُن کے لیے کھول دے گا۔ یہ اِسی وعدے کا ذکر ہے۔ استثنا میں یہ وعدہ اِس طرح بیان ہوا ہے:

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

مِّنۡهُمۡ سَآءَ مَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۶﴾

نہیں کہ) اِن میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو راستی پر قائم ہے، لیکن زیادہ وہی ہیں جن کے اعمال بہت بُرے ہیں۔۶۵-۶۶

''اور اگر تو خداوند اپنے خدا کی بات کو جان فشانی سے مان کر اُس کے اِن سب حکموں پر جو آج کے دن میں تجھ کو دیتا ہوں، احتیاط سے عمل کرے تو خداوند تیرا خدا دنیا کی سب قوموں سے زیادہ تجھ کو سرفراز کرے گا۔ اور اگر تو خداوند اپنے خدا کی بات سنے تو یہ سب برکتیں تجھ پر نازل ہوں گی اور تجھ کو ملیں گی۔ شہر میں بھی تو مبارک ہو گا اور کھیت میں بھی مبارک ہو گا... خداوند تیرے دشمنوں کو جو تجھ پر حملہ کریں، تیرے روبرو شکست دلائے گا۔ وہ تیرے مقابلے کو تو ایک ہی راستے سے آئیں گے، پر سات سات راستوں سے ہو کر تیرے آگے سے بھاگیں گے... اور دنیا کی سب قومیں یہ دیکھ کر کہ تو خداوند کے نام سے کہلاتا ہے، تجھ سے ڈر جائیں گی... اور خداوند تجھ کو دُم نہیں، بلکہ سر ٹھیرائے گا اور تو پست نہیں، بلکہ سرفراز ہی رہے گا... لیکن اگر تو ایسا نہ کرے کہ خداوند اپنے خدا کی بات سن کر اُس کے سب احکام اور آئین پر جو آج کے دن میں تجھ کو دیتا ہوں، احتیاط سے عمل کرے تو یہ سب لعنتیں تجھ پر نازل ہوں گی اور تجھ کو لگیں گی۔ شہر میں بھی تو لعنتی ہو گا اور کھیت میں بھی لعنتی ہو گا... خداوند تجھ کو تیرے دشمنوں کے آگے شکست دلائے گا۔ تو اُن کے مقابلے کے لیے تو ایک ہی راستے سے جائے گا اور اُن کے سامنے سے سات سات راستوں سے ہو کر بھاگے گا اور دنیا کی تمام سلطنتوں میں تو مارا مارا پھرے گا۔'' (۲۸: ۱-۲۵)

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com